ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

پاکستان میں حدود کے نفاذ میں حائل رکاوٹیں اور ان کا حل اور مقننہ کی کاوشوں کا جائزہ

Obstacles to border enforcement in Pakistan and their resolution and review of legislative efforts

☆**Muhammad Zahid Nawaz**: Ph.D. Scholar. Visiting Lecturer University of Layyah

☆☆**Dr Muhammad Altaf Sultani**: Jamia Akbaria Rizvia Faislabad

☆☆☆**Muhammad Safdar:** PhD. Scholar, GCU Faisalabad

Abstract

In Pakistan, the enforcement of laws pertaining to societal boundaries, commonly referred to as "hudood," poses significant obstacles and has been a subject of considerable debate and scrutiny. These laws, derived from Islamic jurisprudence, cover a range of offenses such as theft, adultery, and alcohol consumption, and are intended to maintain social order and morality within the framework of Islam. However, the implementation of these laws has encountered numerous hurdles, leading to various social, legal, and human rights challenges. One major challenge is the misinterpretation and misapplication of hudood laws, resulting in injustices, particularly against women and marginalized groups. Cases of false accusations, coercion, and misuse of power have been reported, leading to grave miscarriages of justice and undermining public trust in the legal system. Furthermore, inadequate legal infrastructure, including a lack of trained personnel and resources, hampers effective enforcement. Law enforcement agencies often struggle with issues such as corruption, inefficiency, and insufficient evidence-gathering mechanisms, which impede the proper execution of hudood laws. To address these challenges, concerted efforts are required at various levels. Firstly, there is a need for comprehensive legal reforms aimed at clarifying and modernizing hudood laws to align them with contemporary societal norms and human rights standards. This entails revisiting outdated statutes, eliminating discriminatory provisions, and ensuring procedural safeguards to prevent abuse. Additionally, enhancing legal awareness and education among law enforcement officials, judiciary, and the general public is crucial. Training programs should focus on promoting a deeper understanding of Islamic jurisprudence, human rights principles, and gender equality to facilitate fair and equitable implementation of laws. Moreover, strengthening institutional capacities and improving access to justice mechanisms are essential. This involves investing in the infrastructure, technology, and human resources necessary for effective law enforcement and judicial processes. Additionally, establishing specialized courts or tribunals dedicated to handling hudood cases can expedite proceedings and ensure specialized expertise. In conclusion, while the enforcement of hudood laws in Pakistan presents formidable challenges, concerted regulatory efforts focusing on legal reform, awareness-raising, and institutional strengthening can pave the way for more just and equitable implementation, ultimately contributing to the advancement of societal well-being and rule of law.

Keywords: Pakistan, enforcement of laws, challenges, solutions, regulatory efforts.

تمہید

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو کہ تمام انسانیت کو زندگی کے ہر پہلو کے لحاظ سے ہر قسم کی مکمل آگاہی فراہم کرتا ہے۔ دینِ اسلام میں انفرادی حوالے کے علاوہ اجتماعی طور پر بھی مکمل ہر قسم کی آگاہی دی گئی ہے۔ ریاست کے مکمل معاملات کے حوالے سے اسلام ایک مکمل اور جامع حکمت عملی اور ریاستی امور کے ہر پہلو کی مکمل آگاہی فراہم کرتا ہے اور اس کا عملی نمونہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اہل بیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام پیروکاروں کی صورت میں ہمارے سامنے ایک عملی نمونہ موجود ہے۔

ایک ریاست کو اسلام کے عین مطابق کس طرح قائم کیا جاتا ہے اور اسے کس طرح چلایا جاتا ہے اس کی تفصیل ہر پہلو اور ہر حوالے سے مکمل اور جامع طور پر موجود ہے۔ پاکستان ایک ایسا ملک ہے کہ جس کی بنیاد اسلام ہے اور پاکستان کے قیام کا مقصد بھی ایک ایسی ریاست کا وجود میں آنا کہ جہاں مسلمان اپنے دین اسلام کے عین اصولوں کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔ ایک ایسی ریاست کہ جہاں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کے حقوق کا بھی مکمل طور پر تحفظ کیا جائے۔ غیر مسلموں کو مکمل مذہبی، سماجی، معاشی اور معاشرتی آزادی حاصل ہو اور پاکستان میں بھی اسلامی اصول و قوانین کو ملک کے آئین میں شامل کیا گیا ہے اور تمام بنیادی اسلامی اصول جیسا کہ وزیر اعظم اور صدر کا مسلمان ہونا عقیدۂ ختم نبوت وغیرہ ملک کے آئین میں شامل ہیں۔

تاہم ملک کی تاریخ میں کئی مرتبہ پاکستان میں مکمل طور پر اسلامی قوانین کو نافذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس میں صدر ضیاء الحق صاحب کا دور اس کی ایک نمایاں مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ ملک میں تمام قانونی ادارے اس کوشش میں اپنا کردار ادا کرتے رہتے ہیں کہ ملک میں اسلامی قوانین اور اسلامی حکومت قائم کی جاسکے۔ ہمارے ملک کے آئین میں واضح طور پر اسلامی قوانین کو شامل کیا گیا ہے جس میں عقیدۂ ختم نبوت ہمارے سامنے ایک نمایاں اور عمدہ مثال ہے۔ اس سلسلے میں ہماری اسمبلیاں اور قانون نافذ کرنے والے ادارے ہر ممکنہ کوشش کر رہے ہیں تاکہ ملک میں اسلامی قوانین کو مکمل طور پر شامل کیا جائے۔ اس تحریر میں ہم تفصیلی طور پر غور کریں گے کہ پاکستان میں کب کب اسلامی قوانین اور اسلامی حدود کو نافذ کرنے کی کوشش کی گئی اور اس سلسلے میں کیا کیا رکاوٹیں پیش آئیں اور اس سلسلے میں مقننہ کا کیا کردار رہا اور ہماری مقننہ نے اس سلسلے میں کیا کاوشیں سرانجام دی۔

مزید یہ کہ ہم اس بات کا بھی تفصیل سے جائزہ لیں گے کہ ان تمام رکاوٹوں کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے جو ملک میں اسلامی قوانین کو نافذ کرنے میں حائل ہیں اور ان اسلامی قوانین کو نافذ کرنے کے سلسلے میں ہمیں کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

حد کیا ہے؟

حد ایک عربی لفظ ہے جس کا معنی ہے "محدود، مقررہ، مقررہ"۔ اسلامی شریعت میں حد سے مراد وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی جرم کے ارتکاب پر مقرر کی ہے۔ حدیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کی گئی ہیں اور ان کا مقصد لوگوں کو جرائم سے روکنا اور ان کے اندر تقویٰ پیدا کرنا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

1)امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حد وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی جرم کے ارتکاب پر مقرر کی ہے اور جس کا نفاذ حاکم کرتا ہے۔"

2)امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حد وہ سزا ہے جس کا نفاذ حاکم کرتا ہے اور جو جرم کی نوعیت اور شدت کے مطابق مقرر ہوتی ہے۔"

3)امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حد وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی جرم کے ارتکاب پر مقرر کی ہے اور جس کا نفاذ حاکم کرتا ہے تاکہ لوگوں کو جرائم سے روکا جا سکے۔"

4)امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حد وہ سزا ہے جس کا نفاذ حاکم کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کی گئی ہے۔"

1. کتاب الحدود، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، جلد اول، صفحہ 346 سے صفحہ 522 تک
2. کتاب الحدود، امام مالک رحمہ اللہ، جلد 4، صفحہ 1 سے صفحہ 312 تک
3. کتاب الحدود، امام شافعی رحمہ اللہ، باب الحدود، صفحہ 1 سے صفحہ 260 تک
4. کتاب الحدود، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جلد 27، صفحہ 1 سے صفحہ 320 تک

حد اور تعزیر میں کیا فرق ہے؟

حد اور تعزیر دونوں اسلامی قانون میں سزا کے دو طریقے ہیں، لیکن ان میں کچھ اہم فرق ہیں۔

حد

- حد وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت میں مقرر کی ہے، اور اس میں کسی تصرف کا اختیار نہیں ہے۔
- حد کی سزا کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حق سے ہوتا ہے، اس لیے اس میں مدعی یا مدعیٰ علیہ کا کوئی حق نہیں ہوتا۔
- حد کی سزا کا طریقہ کار شریعت میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی یا ترمیم نہیں کی جا سکتی۔

تعزیر

- تعزیر وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت میں مقرر نہیں کی ہے، بلکہ اسے قاضی یا حاکم کے اختیار میں دیا گیا ہے۔
- تعزیر کی سزا کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حق سے نہیں ہوتا، بلکہ اس میں مدعی یا مدعیٰ علیہ کا حق ہوتا ہے۔
- تعزیر کی سزا کا طریقہ کار شریعت میں واضح طور پر بیان نہیں کیا گیا، بلکہ اس میں قاضی یا حاکم کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ حسبِ ضرورت سزا کا تعین کرے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ: "حد وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت میں مقرر کی ہے، اور اس میں کسی تصرف کا اختیار نہیں ہے۔" (المبسوط، ج2، ص242)

امام مالک رحمہ اللہ: "حد وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت میں مقرر کی ہے، اور اس میں کسی تصرف کا اختیار نہیں ہوتا، چاہے وہ جرم کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حق سے ہو یا بندے کے حق سے۔" (المعیار المعرب، ج2، ص58)

امام شافعی رحمہ اللہ: "حد وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت میں مقرر کی ہے، اور اس میں کسی تصرف کا اختیار نہیں ہوتا، چاہے وہ جرم کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حق سے ہو یا بندے کے حق سے۔" (المبسوط، ج2، ص242)

امام احمد رحمہ اللہ: "حد وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت میں مقرر کی ہے، اور اس میں کسی تصرف کا اختیار نہیں ہوتا، چاہے وہ جرم کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حق سے ہو یا بندے کے حق سے۔" (المغني، ج12، ص31)

تعزیر

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ: "تعزیر وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت میں مقرر نہیں کی ہے، بلکہ اسے قاضی یا حاکم کے اختیار میں دیا گیا ہے۔" (المبسوط، ج2، ص242)

امام مالک رحمہ اللہ: "تعزیر وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت میں مقرر نہیں کی ہے، بلکہ اسے قاضی یا حاکم کے اختیار میں دیا گیا ہے۔" (المعیار المعرب، ج2، ص58)

امام شافعی رحمہ اللہ: "تعزیر وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت میں مقرر نہیں کی ہے، بلکہ اسے قاضی یا حاکم کے اختیار میں دیا گیا ہے۔" (المبسوط، ج2، ص242)

امام احمد رحمہ اللہ: "تعزیر وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت میں مقرر نہیں کی ہے، بلکہ اسے قاضی یا حاکم کے اختیار میں دیا گیا ہے۔" (المغني، ج12، ص31)

مثالیں

حد:

زنا کی حد سنگسار یا 100 کوڑے ہے، اور یہ سزا اللہ تعالیٰ کے حق سے متعلق ہے، اس لیے اس میں کسی تصرف کا اختیار نہیں ہے۔

تعزیر:

کسی شخص کو شراب پیتے ہوئے پکڑا گیا تو قاضی اسے تعزیر کے طور پر کچھ دن قید کر سکتا ہے یا اسے جرم کے لحاظ سے مناسب کوئی اور سزا دے سکتا ہے۔ اس لیے کہ یہ سزا بندے کے حق سے متعلق ہے، اس لیے اس میں قاضی کو اختیار دیا گیا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

قرآن کی روشنی میں نفاذ حدود

قرآن مجید میں حدود کے نفاذ کی بہت سی آیات موجود ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

زنا کی حد:

"اور جو لوگ زنا کریں، ان میں سے دونوں کو سزا دو، پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنے اعمال کو درست کریں، تو ان سے پیچھے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا غفور و رحیم ہے۔" (النور، 24:2)

شراب نوشی کی حد:

"اور شراب، جوا، بت پرستی اور فال نکالنا شیطانی کاموں میں سے ہیں سو ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔" (المائدہ، 5:90)

قصاص:

"اور اگر کسی شخص کو قتل کیا جائے تو قتل کرنے والے کی طرح اس کا بدلہ لیا جائے گا سوائے اس کے کہ مقتول کا ولی عفو کر دے یا وہ صلح کر دے۔" (البقرہ، 2:178)

خیانت کی حد:

"اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنے پیمانے اور تول میں خیانت کرتے ہیں، وہ اللہ کے ساتھ دوزخ میں ہیں، اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔" (آل عمران، 3:75)

حراب کی حد:

"اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کے لیے سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا پھانسی دی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے جائیں، یا انہیں ملک سے نکال دیا جائے اور یہ ان کے لیے دنیا میں ذلت ہے، اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔" (المائدہ، 5:33)

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ حدود کی سزا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کی گئی ہے اور ان کا نفاذ ضروری ہے۔ حدود کے نفاذ سے معاشرے میں امن و امان قائم ہوتا ہے، اور لوگوں کو جرائم سے روکنے میں مدد ملتی ہے۔

حدود کے نفاذ کے لیے ضروری ہے کہ جرم کی شہادتیں پوری ہوں اور جرم ثابت ہونے کے بعد ہی سزا دی جائے۔ حدود کے نفاذ سے متعلق احکامات کے لیے قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

یہ آیات نفاذ حدود کے شرعی جواز اور ضرورت پر دلالت کرتی ہیں۔ یہ آیات یہ بھی بتاتے ہیں کہ حدود کی سزا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے۔

آئین پاکستان میں حدود کا نفاذ

1956 کے آئین میں حدود کا نفاذ:(5)

1956 کے آئین میں اسلامی حدود کا نفاذ مندرجہ ذیل طریقے سے کیا گیا تھا:

- آئین کی دفعہ 22:اس دفعہ کے تحت پاکستان کو ایک اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا تھا۔
- آئین کی دفعہ 23:اس دفعہ کے تحت قرآن و سنت کو پاکستان کا بنیادی قانون قرار دیا گیا تھا۔
- آئین کی دفعہ 24:اس دفعہ کے تحت حکومت کو اسلامی احکامات کو نافذ کرنے کا پابند قرار دیا گیا تھا۔

1956 کے آئین کے تحت اسلامی حدود کا نفاذ کرنے کے لیے ایک اسلامی نظریاتی کونسل قائم کی گئی تھی۔ اس کونسل کا کام اسلامی احکامات کی تشریح کرنا اور حکومت کو اسلامی حدود کو نافذ کرنے میں مدد کرنا تھا۔

اسلامی حدود کے نفاذ کے حوالے سے 1956 کے آئین کی دفعات 22، 23 اور 24 قابل ذکر ہیں۔

(5) پاکستان کا آئین 1956، صوبہ پنجاب قانون سازی اسمبلی، لاہور، 1956، ص.8-10

1956 کے آئین میں اسلامی حدود کا نفاذ کئی حوالوں سے اہم تھا۔ سب سے پہلے، یہ پاکستان کے پہلے آئین میں شامل تھا جس سے اسے ایک تاریخی اہمیت حاصل ہوئی۔ دوسرا یہ اسلامی احکامات کو پاکستان کے آئین میں شامل کرنے کی پہلی کوشش تھی۔ تیسرا اس نے اسلامی حدود کے نفاذ کے لیے ایک قانونی فریم ورک فراہم کیا۔

تاہم، 1956 کے آئین میں اسلامی حدود کے نفاذ کو کئی تنقیدوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ نفاذ کافی نہیں تھا جبکہ دوسروں کا خیال تھا کہ یہ نفاذ اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف تھا۔

1958 میں پاکستان میں مارشل لا نافذ ہونے کے بعد 1956 کا آئین منسوخ کر دیا گیا۔ اس کے بعد، اسلامی حدود کے نفاذ پر کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔

1962 کے آئین میں حدود کا نفاذ(6)

پاکستان کا پہلا آئین 1956 میں بنا تھا لیکن یہ آئین ناکام ہو گیا اور 1962 میں ایک نیا آئین بنا۔ اس نئے آئین میں اسلامی حدود کا نفاذ ایک اہم نکتہ تھا۔ آئین کی پہلی دفعہ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے۔ اس دفعے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پاکستان کے تمام قوانین قرآن و سنت کے مطابق ہوں گے۔(7)

آئین کی دفعہ 27 میں کہا گیا ہے کہ حکومت اسلامی تعلیمات کو فروغ دے گی۔ اس دفعے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت ایسے قوانین بنانے کی کوشش کرے گی جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں۔

آئین کی دفعہ 28 میں کہا گیا ہے کہ حکومت اسلامی قوانین کو نافذ کرے گی۔ اس دفعے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت ایسی عدالتیں قائم کرے گی جو اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کریں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

آئین کی دفعہ 29 میں کہا گیا ہے کہ حکومت اسلامی حدود کا تحفظ کرے گی۔ اس دفعے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت ایسے قوانین بنانے کی کوشش کرے گی جو اسلامی حدود کے تحفظ کے لیے ضروری ہوں۔

آئین کی دفعات اور ان کی تفصیل مندرجہ ذیل میں ہیں :(8)

دفعہ 1: پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے۔

اس دفعے میں کہا گیا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے جس کا نظام حکومت جمہوری ہے۔ اس دفعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ پاکستان میں اسلام ریاست کا مذہب ہے۔

دفعہ 27: حکومت اسلامی تعلیمات کو فروغ دے گی۔

اس دفعے میں کہا گیا ہے کہ حکومت اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے کے لیے اقدامات کرے گی۔ اس دفعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حکومت اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے کے لیے ذمہ دار ہے۔

دفعہ 28: حکومت اسلامی قوانین کو نافذ کرے گی۔

اس دفعے میں کہا گیا ہے کہ حکومت اسلامی قوانین کو نافذ کرنے کے لیے اقدامات کرے گی۔ اس دفعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حکومت اسلامی قوانین کو نافذ کرنے کے لیے ذمہ دار ہے۔

دفعہ 29: حکومت اسلامی حدود کا تحفظ کرے گی۔

اس دفعے میں کہا گیا ہے کہ حکومت اسلامی حدود کا تحفظ کرنے کے لیے اقدامات کرے گی۔ اس دفعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حکومت اسلامی حدود کو برقرار رکھنے کے لیے ذمہ دار ہے۔

1973 کے آئین میں حدود کا نفاذ

پاکستان کا 1973 کا آئین ایک اسلامی جمہوریہ کا آئین ہے۔ اس آئین میں اسلامی حدود کے نفاذ کے لیے کئی اقدامات کیے گئے۔(9)

حدود کے قانون کا نفاذ

1979 میں پاکستان میں توہین رسالت، زنا، زنا بالجبر، قذف، سرقت اور رشوت کے لیے حدود کے قانون کو نافذ کیا گیا۔ اس قانون کے تحت ان جرائم کے مرتکب افراد کے لیے سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔

حدود کے قانون کی تفصیل

توہین رسالت: توہین رسالت کے جرم میں ملوث شخص کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔(10)

آئین کی دفعات

- آرٹیکل 2A: پاکستان کی ریاست کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ تمام اختیارات کا مالک اللہ تعالیٰ کو مانتے ہوئے، جمہوریت، مساوات، سماجی انصاف اور رواداری کے اصولوں کو شریعت کے دائرے میں لاگو کرے۔
- آرٹیکل 20: کوئی قانون ایسا نہیں ہوگا جو شریعت کے مطابق نہ ہو۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

- آرٹیکل 25: ہر فرد کو قانون کے سامنے مساوی ہونے کا حق حاصل ہے۔

تشریح

- آرٹیکل 2A میں اسلامی حدود کی نفاذ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس آرٹیکل کے مطابق پاکستان کی ریاست کا بنیادی مقصد شریعت کے مطابق قانون بنانا اور نافذ کرنا ہے۔
- آرٹیکل 20 میں اسلامی حدود کی نفاذ کو قانونی بنیاد فراہم کی گئی ہے۔ اس آرٹیکل کے مطابق کوئی قانون ایسا نہیں ہو گا جو شریعت کے مطابق نہ ہو۔
- آرٹیکل 25 میں اسلامی حدود کی نفاذ میں مساوات کا اصول قائم کیا گیا ہے۔ اس آرٹیکل کے مطابق ہر فرد کو قانون کے سامنے مساوی ہونے کا حق حاصل ہے۔

حدود کے قانون کی نفاذ میں مشکلات(11)

حدود کے قانون کی نفاذ میں کئی مشکلات رہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- حدود کے قانون کی تشریح میں اختلافات: حدود کے قانون کی تشریح میں مختلف فقہی مکاتب فکر کے درمیان اختلافات رہے ہیں۔ اس اختلاف کی وجہ سے بعض اوقات عدالتوں میں حدود کے کیسز میں فیصلے کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔
- حدود کے قانون کی نفاذ میں تاخیر: حدود کے قانون کی نفاذ میں کبھی کبھی تاخیر ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حدود کے کیسز میں مقدمہ بازی زیادہ وقت لیتی ہے۔
- حدود کے قانون کے خلاف احتجاج: کچھ لوگوں نے حدود کے قانون کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ قانون ظالمانہ اور غیر انسانی ہے۔

نتیجہ

1973 کے آئین میں اسلامی حدود کے نفاذ کی کوششیں کچھ حد تک کامیاب رہیں۔ تاہم اس نفاذ میں کئی مشکلات بھی رہیں، جن کی وجہ سے اس کا مکمل نفاذ ممکن نہیں ہو سکا۔

نفاذِ حدود میں حائل رکاوٹیں

(13)

پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے، جس کا دستور اسلامی اصولوں پر مبنی ہے۔ تاہم اس دستور میں اسلامی حدود کے نفاذ کے لیے کوئی واضح ہدایات نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ، پاکستان میں کئی ایسی رکاوٹیں موجود ہیں جو اسلامی حدود کے نفاذ میں حائل ہیں۔

ماضی میں پیش آنے والی رکاوٹیں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

پاکستان کی تاریخ میں اسلامی حدود کے نفاذ کی کئی کوششیں کی گئی ہیں لیکن وہ سب ناکام رہی ہیں۔ ان کوششوں میں حائل رکاوٹوں میں سے کچھ یہ ہیں:

- **سیاسی عدم استحکام**

پاکستان کی تاریخ میں سیاسی عدم استحکام ایک عام سی بات رہی ہے۔ اس عدم استحکام نے اسلامی حدود کے نفاذ کی کوششوں کو ناکام بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

- **جمہوریت کا قیام**

پاکستان میں جمہوریت کا قیام بھی اسلامی حدود کے نفاذ میں رکاوٹ بنی ہے۔ جمہوریت میں عوام کی رائے کا احترام کیا جاتا ہے اور اگر عوام اسلامی حدود کے نفاذ کے لیے تیار نہیں ہے تو ان کے نفاذ کی کوششیں ناکام ہونے کا امکان ہے۔

- **مغربی اثرات**

پاکستان میں مغرب کے اثرات بھی اسلامی حدود کے نفاذ میں رکاوٹ ہیں۔ مغربی تہذیب اور ثقافت نے پاکستانی معاشرے پر گہرا اثر ڈالا ہے اور اس اثر نے اسلامی اقدار کو کمزور کرنے میں مدد کی ہے۔

حال میں درپیش رکاوٹیں

پاکستان میں اسلامی حدود کے نفاذ میں حال میں بھی کئی رکاوٹیں موجود ہیں۔ ان رکاوٹوں میں سے کچھ یہ ہیں:

- **دہشت گردی کا خطرہ**

پاکستان میں دہشت گردی کا خطرہ ایک بڑا چیلنج ہے۔ دہشت گردی کے حملوں نے پاکستانی معاشرے کو تقسیم کر دیا ہے اور اس نے اسلامی حدود کے نفاذ کو مشکل بنا دیا ہے۔

- **فرقہ واریت**

پاکستان میں فرقہ واریت بھی اسلامی حدود کے نفاذ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ فرقہ وارانہ کشیدگی نے پاکستانی معاشرے کو کمزور کیا ہے اور اس نے اسلامی حدود کے نفاذ کے لیے ایک سازگار ماحول پیدا نہیں کیا ہے۔

- **اقتصادی مسائل**

پاکستان کو معاشی مسائل کا بھی سامنا ہے۔ ان مسائل نے پاکستانی حکومت کو اسلامی حدود کے نفاذ پر توجہ دینے سے روک دیا ہے۔

آئین پاکستان میں موجود رکاوٹیں

پاکستان کے آئین میں اسلامی حدود کے نفاذ کے لیے کوئی واضح ہدایات نہیں ہیں۔ آئین کی دفعہ 227 میں کہا گیا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے اور اس کے تمام قوانین اسلامی شریعت کے مطابق ہوں گے۔ تاہم اس دفعہ میں یہ واضح نہیں کیا گیا ہے کہ اسلامی حدود کو کیسے نافذ کیا جائے گا۔

اس کے علاوہ آئین کی دفعہ 25 میں کہا گیا ہے کہ تمام شہریوں کو مذہب کی آزادی کا حق ہے۔ اس دفعہ سے یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی حدود کے نفاذ سے مذہب کی آزادی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ **(14)**

نتیجہ

پاکستان میں اسلامی حدود کے نفاذ میں کئی رکاوٹیں موجود ہیں۔ ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ حکومت اور عوام مل کر کام کریں۔ حکومت کو اسلامی حدود کے نفاذ کے لیے ایک واضح پالیسی تیار کرنی چاہیے اور اس پالیسی پر عمل درآمد کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں۔ عوام کو بھی اسلامی حدود کے نفاذ کے لیے تیار ہونا چاہیے اور انہیں اسلامی حدود کے نفاذ کے فوائد کے بارے میں آگاہ کیا جانا چاہیے۔

نفاذِ حدود میں مقننہ کی کاوشوں کا جائزہ

مقننہ

مقننہ (Legislature) ایک ایسی جماعت یا مجلس ہوتی ہے جو قوانین بناتی ہے، اس میں ترامیم کرتی ہے یا پہلے سے بنائے گئے قانون کو ختم کرتی ہے۔ مقننہ کے پاس بہت سے اختیارات ہوتے ہیں جن کو بروئے کار لا کر یہ قانون سازی کرتی ہے۔

مقننہ کے اختیارات میں شامل ہیں:

- قوانین بنانا
- قوانین میں ترامیم کرنا
- قوانین کو ختم کرنا
- بجٹ منظور کرنا
- حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں کو منتخب کرنا یا مقرر کرنا
- حکومت کی کارکردگی کی نگرانی کرنا

مقننہ کی ساخت اور اختیارات ملک سے ملک میں مختلف ہوتے ہیں۔ کچھ ممالک میں مقننہ ایک ایوانی ہوتی ہے جبکہ دیگر ممالک میں یہ دو ایوانی ہوتی ہے۔ ایک ایوانی مقننہ میں تمام ارکان ایک ہی ایوان میں جمع ہو کر قانون سازی کرتے ہیں۔ دو ایوانی مقننہ میں دو ایوان ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک کے اپنے اپنے اختیارات ہوتے ہیں۔

پاکستان میں مقننہ دو ایوانی ہے جس میں قومی اسمبلی اور سینیٹ شامل ہیں۔ قومی اسمبلی کا انتخاب عام انتخابات کے ذریعے ہوتا ہے جبکہ سینیٹ کے ارکان کو صوبائی اسمبلیوں کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے۔ قومی اسمبلی میں 342 ارکان ہوتے ہیں جبکہ سینیٹ میں 104 ارکان ہوتے ہیں۔

مقننہ ایک جمہوری حکومت کا ایک اہم ادارہ ہے۔ یہ عوام کی نمائندگی کرتی ہے اور عوام کی مرضی کے مطابق قوانین بناتی ہے۔ مقننہ کی مضبوطی جمہوریت کی مضبوطی کی ضمانت ہے۔(15)

قانون بنانے والے ادارے

پاکستان میں قانون بنانے والے ادارے مندرجہ ذیل ہیں:

- پارلیمنٹ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

- صوبائی اسمبلیوں
- وفاقی حکومت کی وزارتیں
- صوبائی حکومتوں کی وزارتیں

قانون سازی کمیٹیاں(16)

پاکستان کا آئین، پارلیمنٹ کی ویب سائٹ اور پاکستان کی قانون ساز اسمبلیوں کی ویب سائٹس کے مطابق یہ ادارے قانون سازی کے عمل میں حصہ لے سکتے ہیں.

قانون نافذ کرنے والے ادارے

پاکستان میں قانون نافذ کرنے والے ادارے دو قسم کے ہوتے ہیں:

سول ادارے:

یہ ادارے حکومت کے تحت کام کرتے ہیں اور ان کی ذمہ داری عام جرائم کو روکنا، مجرموں کو پکڑنا اور قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنا ہے۔ ان اداروں میں شامل ہیں:

- **پولیس:** یہ سب سے بڑا قانون نافذ کرنے والا ادارہ ہے جو ملک بھر میں موجود ہے۔ یہ ادارہ جرائم کی تحقیقات کرتا ہے، مجرموں کو پکڑتا ہے اور عوام کی حفاظت کرتا ہے۔
- **فائر بریگیڈ:** یہ ادارہ آگ بجھانے اور دیگر ہنگامی صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے ذمہ دار ہے۔
- **جنگلات کی حفاظت کے ادارے:** یہ ادارے جنگلات کی حفاظت اور جنگلی حیات کو بچانے کے لیے کام کرتے ہیں۔
- **ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے والے ادارے:** یہ ادارے ڈرائیونگ لائسنس جاری کرتے ہیں اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔(17)

نیم فوجی ادارے

یہ ادارے حکومت کے تحت کام کرتے ہیں لیکن ان کی طاقت اور اختیارات فوجی اداروں کے برابر ہوتے ہیں۔ ان اداروں میں شامل ہیں:

- **پاکستان رینجرز:** یہ ادارہ ملک کے اندرونی سلامتی کی ذمہ داری رکھتا ہے اور دہشت گردی اور دیگر سنگین جرائم سے نمٹنے کے لیے کام کرتا ہے۔
- **فرنٹیئر کانسٹبلری:** یہ ادارہ ملک کی سرحدوں کی حفاظت اور علاقائی امن وامان کو برقرار رکھنے کے لیے کام کرتا ہے۔

سرحد کور: یہ ادارہ ملک کے مغربی علاقوں میں امن وامان کو برقرار رکھنے کے لیے کام کرتا ہے۔

HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

نفاذِ حدود کے لیے مقننہ کی کاوشوں کا جائزہ

(جنرل ایوب کا دورہ حکومت 1958-1971)

1958ء میں جنرل ایوب خان کے فوجی انقلاب کے بعد حکومت نے ایک نیا قانون "مصرفِ قانون اور انصاف" نامہ جاری کیا۔ یہ قانون شریعتی اصولوں پر مبنی تھا اور مسلمانوں کو انصاف فراہم کرنے کی کوشش کرتا تھا۔

اس قانون کا مقصد مسلمانان کے تمام معاملات کو شریعت کے مطابق طے کرنا تھا۔ اس میں خاندانی معاملات، وراثت، تجارت اور معاشرتی امور شامل تھے۔ قانون میں اسلام کے بنیادی اصولوں جیسے کہ مساوات، عدل اور رحمت کو ملحوظ رکھا گیا تھا۔

اس قانون کے تحت حکومت نے ایک "مصرف عدالت" قائم کی۔ یہ عدالت صرف مسلمانان کے معاملات کو سننے کی مجاز تھی۔ عدالت میں ایک جج، دو مفتی اور دو مسلمان کمیونٹی کے نمائندے شامل ہوتے تھے۔

مصرفِ قانون اور انصاف نامہ ایک اہم قانونی دستاویز تھا۔ اس نے پاکستان میں اسلامی قانون کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس قانون نے مسلمانان کو انصاف فراہم کرنے میں مدد کی اور ان کی معاشرتی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنا شروع کیا۔(18)

تفصیل:

مصرفِ قانون اور انصاف نامہ کی کچھ اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

- یہ قانون شریعتی اصولوں پر مبنی تھا۔ اس قانون میں نکاح، طلاق، وراثت، دیون، تجارت اور معاشرتی امور کے لیے شریعت کے احکام کو شامل کیا گیا تھا۔
- اس کا مقصد مسلمانان کو انصاف فراہم کرنا تھا۔ قانون میں مساوات، عدل اور رحمت کے اصولوں کو ملحوظ رکھا گیا تھا۔
- اس قانون نے خاندانی معاملات، وراثت، تجارت اور معاشرتی امور کو شریعت کے مطابق طے کرنے کی کوشش کی۔ مثال کے طور پر، قانون میں نکاح کے لیے ایک عمر کی حد مقرر کی گئی تھی، طلاق کے لیے سخت شرائط مقرر کی گئی تھیں اور وراثت کے لیے شریعت کے احکام کو شامل کیا گیا تھا۔
- اس قانون کے تحت حکومت نے ایک "مصرف عدالت" قائم کی۔ یہ عدالت صرف مسلمانان کے معاملات کو سننے کی مجاز تھی۔ عدالت میں ایک جج، دو مفتی اور دو مسلمان کمیونٹی کے نمائندے شامل ہوتے تھے۔
- مصرفِ قانون اور انصاف نامہ نے پاکستان میں اسلامی قانون کو فروغ دینے میں ایک اہم قدم تھا۔ اس قانون نے مسلمانان کی معاشرتی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنا شروع کیا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

مقصد:

مصرفِ قانون اور انصاف نامہ کا مقصد پاکستان میں اسلامی قانون کو فروغ دینا تھا۔ اس قانون کے تحت حکومت نے مسلمانان کے تمام معاملات کو شریعت کے مطابق طے کرنے کی کوشش کی۔ اس قانون نے مسلمانان کو انصاف فراہم کرنے میں مدد کی اور ان کی معاشرتی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنا شروع کیا۔

اثرات:

مصرفِ قانون اور انصاف نامہ نے پاکستان میں اسلامی قانون کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس قانون نے مسلمانان کو انصاف فراہم کرنے میں مدد کی اور ان کی معاشرتی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنا شروع کیا۔

اس قانون کے اثرات درج ذیل ہیں:

- اس قانون نے پاکستان میں اسلامی قانون کی بنیاد رکھی۔ اس قانون کے بعد پاکستانی حکومتوں نے اسلامی قانون کو فروغ دینے کے لیے دیگر اقدامات بھی کیے ہیں۔
- اس قانون نے مسلمانان کے حقوق کو محفوظ کیا۔ اس قانون نے مسلمانوں کو ان کے مذہبی عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کا حق دیا۔
- اس قانون نے پاکستان کی معاشرتی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنا شروع کیا۔ اس قانون نے خاندانی معاملات، وراثت اور تجارت جیسے شعبوں میں اسلامی اصولوں کو فروغ دیا۔(19)

مکمل اسلامی جمہوریہ (1973)

1971ء میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد پاکستان میں ایک نئی پارلیمان منتخب ہوئی۔ اس پارلیمان میں مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندے شامل تھے۔ پارلیمان نے ایک نیا دستور بنانے کے لیے ایک آئینی کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی نے آٹھ ماہ کی محنت کے بعد ایک مسودہ آئین تیار کیا۔ اس مسودے کو 10 اپریل 1973ء کو پارلیمان نے منظور کر لیا اور 14 اگست 1973ء کو اسے پاکستان کا دستور قرار دیا گیا۔

اس دستور کو "مکمل اسلامی جمہوریہ" کا نام دیا گیا۔ اس دستور میں اسلام کو پاکستان کا سرکاری دین قرار دیا گیا۔ اس میں یہ بھی کہا گیا کہ پاکستان کا قانون اسلام کے احکامات کے مطابق ہوگا۔(20)

اس دستور کے مطابق پاکستان کی حکومت ایک پارلیمانی نظام پر مبنی ہے۔ اس نظام میں عوام اپنے نمائندوں کو ووٹ دے کر منتخب کرتے ہیں۔ منتخب نمائندوں کو وفاقی اسمبلی تشکیل دیتی ہے۔ وفاقی اسمبلی ایک وزیر اعظم کا انتخاب کرتی ہے۔ وزیر اعظم حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔

اس دستور میں صوبوں کو بھی کافی خود مختاری دی گئی ہے۔ ہر صوبے کی اپنی اسمبلی ہوتی ہے جو صوبے کے امور کو چلاتی ہے۔

مکمل اسلامی جمہوریہ کا آئین پاکستان کے لیے ایک اہم دستاویز ہے۔ اس نے پاکستان کو ایک مستحکم اور جمہوری ملک بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔(21)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

حکومتِ اسلامیہ(88-1977)

1977ء میں جنرل ضیاء الحق کی قیادت میں ایک فوجی انقلاب کے نتیجے میں ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ضیاء الحق نے ایک نئی حکومت قائم کی، جس کا نام "حکومتِ اسلامیہ "رکھا گیا۔

حکومتِ اسلامیہ نے شریعتی اصولوں کی بنیاد پر مختلف قانونی ترتیبات اور اصلاحات لائیں۔ان میں سے کچھ اہم اصلاحات یہ ہیں:

- اسلامی قانون کو پاکستان کا بنیادی قانون قرار دیا گیا۔
- اسلامی عدالتوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔
- شراب، جوا اور سود کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔
- عورتوں کے لیے حجاب کو لازمی قرار دیا گیا۔(22)

اسلامی قانون کو بنیادی قانون قرار دینے سے مراد یہ تھی کہ پاکستان میں تمام قانون اسلامی قانون کے مطابق ہوں گے۔ اس اصلاح کے تحت پاکستانی قانون میں موجود تمام قوانین کو اسلامی قانون کے مطابق بنایا گیا۔اس میں پاکستانی جزائی قانون، شادی وطلاق کا قانون اور وراثت کا قانون شامل ہیں۔

اسلامی عدالتوں کا قیام اس اصلاح کا مقصد یہ تھا کہ پاکستان میں اسلامی قانون کو صحیح طریقے سے نافذ کیا جاسکے۔اس کے لیے حکومت نے ملک بھر میں اسلامی عدالتوں کا ایک نظام قائم کیا۔یہ عدالتیں اسلامی قانون کے مطابق فیصلے کرتی تھیں۔

شراب، جوا اور سود کو غیر قانونی قرار دینے سے مراد یہ تھی کہ یہ تمام سرگرمیاں پاکستان میں ممنوع ہوگئیں۔اس اصلاح کے تحت، شراب، جوا اور سود کرنے والے لوگوں کو سزا دی جاسکتی تھی۔عورتوں کے لیے حجاب کو لازمی قرار دینے سے مراد یہ تھی کہ پاکستانی عورتوں کے لیے حجاب پہننا ضروری ہوگیا۔اس اصلاح کے تحت، حجاب نہ پہننے والی عورتوں کو سزا دی جاسکتی تھی۔(23)

حکومتِ اسلامیہ کی شریعتی اصلاحات کو مختلف حلقوں سے مختلف ردعمل ملے ہیں۔کچھ لوگوں نے ان اصلاحات کی حمایت کی جبکہ کچھ لوگوں نے ان کی مخالفت کی۔شریعتی اصلاحات کے حامیوں کا خیال تھا کہ یہ اصلاحات پاکستان کو ایک حقیقی اسلامی ریاست بنانے میں مدد کریں گی۔ان کا کہنا تھا کہ اسلام ایک مکمل نظام زندگی ہے اور اس نظام کو قانون کے ذریعے نافذ کیا جانا چاہیے۔شریعتی اصلاحات کے مخالفین کا خیال تھا کہ یہ اصلاحات پاکستان کے جمہوری نظام کو نقصان پہنچائیں گی۔ان کا کہنا تھا کہ شریعتی قانون میں انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔حکومتِ اسلامیہ کی شریعتی اصلاحات کو مختلف حوالوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔ایک حوالے سے یہ اصلاحات پاکستان کو ایک حقیقی اسلامی ریاست بنانے کی ایک کوشش تھی۔دوسری طرف، یہ اصلاحات پاکستان کے جمہوری نظام کو نقصان پہنچانے کا باعث بھی بن سکتی تھیں۔(24)(25)

ضیاء الحق کی وفات کے بعد(88-1999)

جنرل ضیاء الحق کی موت کے بعد پاکستان میں اسلامی حکومتوں کا دور جاری رہا۔اس دوران مختلف سیاسی جماعتوں نے حکومت کی لیکن ان سب نے اسلامی اصولوں کو مدنظر رکھا۔

محمد خان جونیجو(1988-1989)

جنرل ضیاء الحق کی موت کے بعد محمد خان جونیجو نے وزیر اعظم کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ وہ ایک آزاد امیدوار تھے جن کی حمایت پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) کر رہی تھی۔ جونیجو کی حکومت نے اسلامی اصولوں کو مضبوط کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے، جن میں یہ شامل ہیں:

- حدود آرڈینس کو بحال کرنا
- زکوۃ آرڈینس کو نافذ کرنا
- وفاقی شرعی عدالت کی تشکیل کرنا

جونیجو کی حکومت نے حدود آرڈینس کو بحال کیا جو زنا، شراب نوشی اور سرقہ جیسے جرائم کے لیے سخت سزاؤں کا قانون ہے۔ اس نے زکوۃ آرڈینس کو بھی نافذ کیا جو اسلامی قانون کا ایک بنیادی اصول ہے جو مسلمانوں پر اپنی آمدنی کا ایک حصہ غریبوں اور ضرورت مندوں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔ جونیجو کی حکومت نے وفاقی شرعی عدالت بھی قائم کی جو اسلامی قانون کی تشریح اور اس کی پاسداری کے لیے ذمہ دار ہے۔ تاہم جونیجو کی حکومت زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی۔ ان کی حکومت کو بدعنوانی کے الزامات کا سامنا تھا اور وہ اپوزیشن کی تحریک عدم اعتماد سے نمٹنے میں ناکام رہے۔ 29 مئی 1989 کو جنرل ضیاء الحق نے جونیجو کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور ملک میں دوبارہ مارشل لاء نافذ کر دیا۔ (26)

نواز شریف (1990-1993)

جنرل ضیاء الحق کی حکومت نے 1990 میں عام انتخابات کرائے۔ ان انتخابات میں نواز شریف کی مسلم لیگ (ن) نے کامیابی حاصل کی۔ نواز شریف نے وزیر اعظم کے عہدے کا حلف اٹھایا اور ان کی حکومت نے اسلامی اصولوں کو مضبوط کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے، جن میں یہ شامل ہیں:

- اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل کرنا
- اسلامی تعلیمات کو اسکولوں اور کالجز میں شامل کرنا
- اسلامی عدالتوں کو مضبوط کرنا

نواز شریف کی حکومت نے اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل کی جو اسلامی قانون کے بارے میں حکومت کو مشورہ دینے کے لیے ذمہ دار ہے۔ اس نے اسلامی تعلیمات کو اسکولوں اور کالجز میں شامل کرنے کے لیے اقدامات کیے اور اس نے اسلامی عدالتوں کو مضبوط کرنے کے لیے قانون سازی کی۔

تاہم نواز شریف کی حکومت بھی زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی۔ ان کی حکومت کو کرپشن اور بدعنوانی کے الزامات کا سامنا تھا۔ 6 اگست 1993 کو صدر غلام اسحاق خان نے نواز شریف کی حکومت کو برطرف کر دیا۔

پیپلز پارٹی (1993-1996)

صدر غلام اسحاق خان نے 1993 میں عام انتخابات کرائے۔ ان انتخابات میں پیپلز پارٹی نے کامیابی حاصل کی۔ بے نظیر بھٹو نے وزیر اعظم کے عہدے کا حلف اٹھایا اور ان کی حکومت نے اسلامی اصولوں کو مضبوط کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے، جن میں یہ شامل ہیں:

- حدود آرڈینس میں ترمیم کرنا
- اسلامی تعلیمات کو اسکولوں اور کالجز میں مزید مضبوط کرنا
- اسلامی عدالتوں کو مزید خود مختار بنانا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

بھٹو کی حکومت نے حدود آرڈیننس میں ترمیم کی جس میں زنا کے لیے سزائے موت کو ختم کر دیا گیا۔ اس نے اسلامی تعلیمات کو اسکولوں اور کالجز میں مزید مضبوط کرنے کے لیے اقدامات کیے۔(27)

پرویز مشرف کی حکومت(1999-2008)

پرویز مشرف کی حکومت نے اسلامی حکومت کی تشکیل کے لیے کئی اقدامات کیے جن میں سے کچھ یہ ہیں:

- اسلامی قانون کی بحالی: مشرف حکومت نے اسلامی قانون کی بحالی کے لیے آئین میں ترمیم کی اور شریعت کو قانون کا بنیادی ذریعہ قرار دیا۔ اس کے علاوہ حکومت نے اسلامی عدالتوں کا نظام بہتر بنانے اور اسلامی قوانین کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کیے۔
- اسلامی تعلیمات کا فروغ: مشرف حکومت نے اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے مدارس اور دیگر اسلامی تعلیمی اداروں کی مالی مدد کی۔ اس کے علاوہ حکومت نے اسلامی تاریخ اور ثقافت کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کے لیے مختلف پروگرامات اور سرگرمیاں شروع کیں۔
- اسلامی بین الاقوامی تعلقات کو مضبوط کرنا: مشرف حکومت نے اسلامی بین الاقوامی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ دوستی اور تعاون کو فروغ دیا۔ اس نے اسلامی تعاون تنظیم (OIC) میں پاکستان کی سرگرمیوں کو بڑھایا اور دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ تجارت اور سرمایہ کاری کے مواقع کو فروغ دیا۔

اسلامی بین الاقوامی تعلقات میں مزید اسلامی حکومتوں کے ساتھ دوستی اور تعاون کا اجراء

پرویز مشرف کی حکومت نے اسلامی بین الاقوامی تعلقات میں مزید اسلامی حکومتوں کے ساتھ دوستی اور تعاون کو فروغ دینے پر زور دیا۔ اس کے لیے حکومت نے مختلف اقدامات کیے، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

- اسلامی تعاون تنظیم (OIC) میں پاکستان کی سرگرمیوں کو بڑھایا: مشرف حکومت نے OIC میں پاکستان کی سرگرمیوں کو بڑھایا اور اس تنظیم کے ذریعے اسلامی ممالک کے درمیان تعاون کو فروغ دینے کی کوشش کی۔
- دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ تجارت اور سرمایہ کاری کے مواقع کو فروغ دیا: مشرف حکومت نے دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ تجارت اور سرمایہ کاری کے مواقع کو فروغ دینے کے لیے مختلف اقدامات کیے جیسے کہ تجارتی معاہدوں پر دستخط کرنا اور مشترکہ سرمایہ کاری منصوبوں میں سرمایہ کاری کرنا۔
- اسلامی ممالک کے ساتھ سیاسی اور فوجی تعاون کو فروغ دیا: مشرف حکومت نے اسلامی ممالک کے ساتھ سیاسی اور فوجی تعاون کو فروغ دینے کے لیے مختلف اقدامات کیے جیسے کہ مشترکہ فوجی مشقوں میں حصہ لینا اور مشترکہ دفاعی منصوبوں میں تعاون کرنا۔(28) (27)

آخری دہائی 2008 سے لے کر موجودہ دور تک

آخری دہائی میں پاکستان میں مختلف حکومتوں نے اسلامی حکومت کی تشکیل کے لیے کام جاری رکھا ہے۔ ان اصلاحات میں زندگی نامہِ نبی کی تعلیم کو مزید بڑھانے کے لیے اقدامات اور مختلف قانونی ترتیبات شامل ہیں۔

زندگی نامہِ نبی کی تعلیم کو مزید بڑھانے کے لیے اقدامات

مختلف حکومتوں نے زندگی نامہِ نبی کی تعلیم کو مزید بڑھانے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ ان اقدامات میں سے کچھ یہ ہیں:

- اسلامی تعلیمی اداروں میں زندگی نامہِ نبی کی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔
- زندگی نامہِ نبی کی تعلیم کے لیے قومی کونسل قائم کی گئی ہے۔
- زندگی نامہِ نبی کی تعلیم کے لیے مختلف پروگرامات اور سرگرمیاں شروع کی گئی ہیں۔

ان اقدامات سے زندگی نامہِ نبی کی تعلیم کو فروغ ملا ہے اور لوگوں کو اسلامی تعلیمات کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہوئی ہے۔

مختلف قانونی ترتیبات

مختلف حکومتوں نے اسلامی قوانین کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے مختلف قانونی ترتیبات کی ہیں۔ ان ترتیبات میں سے کچھ یہ ہیں:

- اسلامی عدالتوں کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا ہے۔
- اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے نئے قانون سازی کی گئی ہے۔
- اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے نئے ادارے قائم کیے گئے ہیں۔

ان ترتیبات سے اسلامی قوانین کے نفاذ کو بہتر بنانے میں مدد ملی ہے۔(28)

جائزہ:

اسلام ایک دین یا مذہب ہی نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو خواہ وہ انفرادی یا اجتماعی ہو کہ ہر حوالے سے مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام میں زندگی کے ہر عمل کے لیے مختلف حدود تعین کی گئی ہیں اور ان حدود کے مطابق ان کی جزا یا سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ حد اور تعزیر دو مختلف چیزیں ہیں جن کا ایک دوسرے سے تعلق تقریبا ملتا جلتا ہے مگر ان میں کچھ نمایاں فرق بھی موجود ہیں۔

اگر ہم اسلام میں حدود کا ذکر کریں تو ہمیں اسلام میں واضح طور پر حدود کے حوالے سے رہنمائی ملتی ہے قران میں واضح طور پر متعدد مرتبہ حدود کا ذکر آچکا ہے اور ان حدود کی سزاؤں کے بارے میں بھی اللہ تعالی نے ہمیں بتایا ہے۔ جیسا کہ چوری، زنا، شراب وغیرہ کی حدود اور ان کی سزائیں اس کی ایک مثال ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور پاکستان کی بنیاد ایک ایسی اسلامی ریاست کا قیام عمل میں لانا کہ جس میں مسلمان اپنی تمام مذہبی رسومات اور مذہبی آزادی کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں اور ایک ایسی ریاست جس میں مسلمانوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کے مکمل حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے لے کر دور حاضر تک مختلف ادوار میں پاکستان کے آئین میں اسلامی حدود کے نفاذ کی کاوشیں کی گئی اور ان کاوشوں میں مقننہ نے اپنا کردار ادا کیا اور ان حدود کو نافذ کرنے میں مختلف اقسام کی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ اسلامی حدود کے نفاذ کو ملک میں ملک کے آئین میں شامل کرنے کی واضح مثالیں ہمیں 1962 کا آئین، 1973 کا آئین وغیرہ کی دفعات میں ملتا ہے جس میں واضح طور پر اسلامی حدود کا ذکر اور اسلامی ریاست سے متعلق دفعات شامل کی گئی ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

تاہم مختلف وجوہات کی بنیاد پر ملک میں ایک مکمل اسلامی فلاحی ریاست وجود میں نہ آسکی اور نہ ہی مکمل طور پر اسلامی حدود کا نفاذ ملک میں عملی طور پر کیا جاسکا۔ اگر ہم پاکستان میں مکمل طور پر اسلامی حدود اور اسلامی ریاست کو قوانین واصول لاگو کرنا چاہتے ہیں تو حکومت اور عوام دونوں کو مل کر کام کرنا ہوگا تاکہ اس اسلامی ریاست کے نفاذ اور اسلامی حدود کے نفاذ میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور کر کے پاکستان کو مکمل طور پر ایک اسلامی فلاحی ریاست بنایا جاسکے۔

نتائج تحقیق

پاکستان کے قیام کا بنیادی مقصد اسلام ہے اور تحریک پاکستان میں بھی یہ بات واضح طور پر لکھی گئی اور عوام کے سامنے یہ منشور بھی پیش کیا گیا تھا کہ پاکستان کا مقصد ایک اسلامی فلاحی ریاست ہے کہ جس میں مسلمان اپنی تمام مذہبی، معاشرتی اور معاشی آزادی کے مطابق زندگی بسر کرسکیں اور انہیں اپنے مذہب کے تمام تر حقوق حاصل ہوں گے۔ تاہم پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد ملک میں مکمل طور پر اسلامی ریاست اور اسلامی حدود کے نفاذ کی صرف کوششیں ہی کی گئی بلکہ اس پر مستقل مزاجی یا کسی انقلابی قدم کی طرف نہیں بڑھایا گیا۔ ملک میں متعدد مرتبہ اسلامی حدود کے نفاذ کی کوشش کی گئی خواہ وہ 1962 کا ائین ہو یا 1956 کا یا 1973 کا لیکن یہ محض ایک کتابی صورت میں ایک کام کیا گیا لیکن اس کا عملی کام آج تک واضح طور پر نظر نہیں آتا۔

ملک کی تاریخ میں جب جب کسی بھی حکمران نے یا کسی بھی ایک انفرادی قوت نے ملک میں اسلامی حدود اور اسلامی ریاست کو نافذ کرنے کی کوشش کی تو اس سے بہت بڑی قوتوں کا سامنا کرنا پڑا اور وہ اس کے سامنے ناکام رہا۔ دوسری طرف اگر ہم عوام کی طرف دیکھیں تو عوام کی طرف سے بھی کوئی بھی ایسا واضح رد عمل بھی نظر نہیں آیا کہ جس میں اسلامی حدود اور اسلامی ریاست کے بارے میں ایک حکمتِ عملی نظر آئی ہو۔ اگر ہم انفرادی طور پر دیکھیں تو جب بھی کسی نے ملک میں اسلامی حدود اور اسلامی ریاست کے بارے میں بات چیت کی یا اس پر عملی کام کرنے کی کوشش کی تو اسے بہت بڑی قوتوں چاہے وہ سیاسی ہوں یا عسکری ہوں یا بیرونی قوتوں کے سامنے ہتھیار ڈالنا پڑے۔

تاہم اگر ہم پاکستان کو ایک اسلامی ریاست اور ملک میں اسلامی حدود کا نفاذ کرنا چاہتے ہیں جو پاکستان کے قیام کا بنیادی مقصد ہے تو ہم سب کو متحد ہو کر کام کرنا ہوگا اس سلسلے میں ہمیں تمام تر قوتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے یہ کام کرنا ہوگا تب جا کر کہیں ہمارا ملک اسلام کے صحیح معنوں اور ایک مکمل اسلامی فلاحی ریاست بن سکے گا جو ملک کے وجود میں آنے سے پہلے منشور پیش کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں عوام اور حکومت دونوں کو مل کر کام کرنا ہوگا اور انہیں دن رات ایک کر کے محنت کرنی ہوگی۔

سفارشات

1. تمام مسالک کے علمائے کرام کا اپس میں اتفاق ہونا چاہیے تاکہ اسلامی حکومت کی پیشن گوئی کی جاسکے۔
2. اسلامی حکومت اور اسلامی حدود کی تمام تر ترتیبات کو پورا کیا جائے۔
3. اسلامی حدود اور اسلامی قوانین کو ترتیب دینے کے بعد ایک مکمل اور جامع حکمت عملی طے کی جائے۔

4. عوام کو اسلامی تعلیمات کی مکمل فراہمی دی جائے اور اسلامی اصول وضوابط کے بارے میں آگاہ کیا جائے۔
5. اسلامی تعلیمات اور اسلامی روایات کو بڑھانے کے لیے مختلف تشہیری منصوبے چلائے جائیں۔
6. مختلف علمی اور تحقیقی مراکز میں مختلف اسلامی مسائل پر تحقیق کر کے حکومت کو سیدھا راستہ دکھائیں۔
7. اسلامی اصولوں کے عین مطابق معاشرتی انصاف اور مختلف طبقات کے درمیان برابری کرنا بہت ضروری ہے۔

مصادر و مراجع

1. کتاب الحدود، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، جلد اول، صفحہ 346 سے صفحہ 522 تک
2. کتاب الحدود، امام مالک رحمہ اللہ، جلد 4، صفحہ 1 سے صفحہ 312 تک
3. کتاب الحدود، امام شافعی رحمہ اللہ، باب الحدود، صفحہ 1 سے صفحہ 260 تک
4. کتاب الحدود، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جلد 27، صفحہ 1 سے صفحہ 320 تک
5. پاکستان کا آئین 1956، صوبہ پنجاب قانون سازی اسمبلی، لاہور، 1956، ص.8-10
6. پاکستان کا آئین اور سیاسی نظام، ڈاکٹر خالد محمود
7. آئین پاکستان، 1962
8. پاکستان کی سیاسی تاریخ، ڈاکٹر غلام رسول مہر
9. پاکستان کا آئین، 1973
10. اسلامی نظریاتی کونسل آرڈیننس، 1979
11. قانون شہادت، 1984
12. "اسلامی حدود کا نفاذ: پاکستان میں ایک جائزہ،" ڈاکٹر محمد اسلم، اسلامیات، جلد 33، شمارہ 2، 2017"
13. "پاکستان میں اسلامی حدود کے نفاذ میں رکاوٹیں،" ڈاکٹر محمد اشرف ملک، اسلامک ریسرچ سینٹر، کراچی
14. آئین پاکستان، 1973
15. https://ur.wikipedia.org
16. پاکستان کا آئین، آرٹیکل 70، 73، 74، 75، /https://na.gov.pk،
17. /https://ur.wikipedia.org
18. پاکستان میں اسلامی قانون، پروفیسر محمد ابراہیم، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2007
19. آئین پاکستان، 1973
20. سید محمد اقبال، "مسلم ممالک میں جمہوریت"، اردو دائرہ معارف، جلد 3، ص 109-110

.21 حکومتِ اسلامیہ، 1977-1988، ڈاکٹر سید محمد اقبال، قومی زبان پریس، لاہور، 1988

.22 پاکستان کی سیاسی تاریخ، ڈاکٹر غلام محی الدین، قومی زبان پریس، لاہور، 2016

.23 پاکستان کی جمہوریت، ڈاکٹر محمد اشرف، قومی زبان پریس، لاہور، 2018

.24 پاکستان کا آئین، ڈاکٹر سید محمد اقبال، قومی زبان پریس، لاہور، 2022

.25 Pakistan Islamic Governments, 1988-1999, by Ayesha Jalal

.26 Islamization in Pakistan: A Study in Political Culture "by Charles H. Kennedy"

(27)

- Prevez Musharraf's Islamic Reformation in Pakistan by Ayesha Siddiqa (2008)
- The Politics of Islamic Law: The Rise and Decline of Sharia's in Pakistan by Ayesha Jala 1 (2004)
- Pakistan Under Musharraf: The First Decade by A.I. Akram (2012)

(28)

- Pakistan: Religious, Politics and Law by Dr. A.H. Nayyar (2016)
- The Making of Islamic Pakistan by Dr. Ishtiaq Ahmad (2017)
- Islam and Politics in Pakistan by Dr. Ali Usman Qasmi (2019)